اینجانب

زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز

زمانہ کے اکثر پھیر کو بھی اس زمانہ میں بڑی وقعت ہے - کہ مکان کو کلین کے لحاظ سے بند رکھنا کچھ معیوب نہیں - کیونکہ یوروپین شہروں میں بندر بہت ہوتے ہیں - آدمیوں کی دمیں کو کو بیجاتی ہیں - اور نئی بہار - وہاں کے بندروں کے کالے منہ ہی نہیں ہوتے - اور قد میں لمتڑنگے - چہرے سفید میدہ و شہاب - چندے آفتاب چندے مہتاب - آدمیوں کی طرح - اور انکا خون بھی تو سفید ہوتا ہے - کیونکہ انکی کالک حبش و افریقہ کو پارسل ہو گئی - بھلا پھر وہاں کالا بندر کہاں - ہندوستان کی نسل اب سیاہی سے آدمی تو آدمی بندر بھی کالا منہ نیلے ہاتھ پاؤں کئے ہوئے ہر جگہ نظر آتے ہیں - دور کیوں جاؤ - متھرا بندرابن والوں کو دیکھ لو - ہولی کے بعد سے آجتک خاک اُڑ رہی ہے - ابھی تو پچھلے ہفتہ اندھیوں تک کو بادل آتے جاتے دکھائی دیتے تھے - اور یہاں تو جمنا کا پانی بھی طوفانی ہوا نے ہوا کی شکل کر دکھایا تھا - آسمان سے اولے پٹکے نہ گرتے تو اہل زمین کے پیٹ میں ہول سے بادگولے نہ دوڑتے پھرتے - اصحاب رصد گاہ نے دیکھا ہے کہ آفتاب میں بھی ماہتاب کی صورت ایک بڑھیا چرخا کاتنے آ بیٹھی ہے - رانڈیوں سے بھی سنا تھا کہ آفتاب کو داغ لگ گیا - خدا جانے سچ ہے یا جھوٹ - مگر یہ ضرور ہے کہ بے عیب خدا کی ذات ہے - حضرت یہ کہے بغیر رہا نہیں جاتا - ذوق ؎

عیبیوں کی ہے حکومت گھر میں اُس بے عیب کے
کانٹا دامان رحمت سے لگا واں تیمور ہے

بے موقع سردی کا یہی باعث تھا - لیکن اب تو چلچلاتی دھوپ اور گھمسانی گرمی پڑنے لگی ہے - ہولی کا میلہ بھی برا نہیں ہوا - گرما گرم ہوا - گرمی سے سب کا پانی دھانی میں وقت کٹا - اینجانب تو سمجھے تھے - کہ آنے والے لوگ کسی جنگ سے بھاگے آتے ہیں کہ ہوائیاں اُڑ رہی ہیں - مگر جلاہی کی طرح سمجھے سے عقل نے ناخن لئے - کہ ہندوستانی تو ایسے ملتے خال ہیں - اگر کوئی انکا ہاتھ نہ پکڑے تو شرق سے غرب تک مار کے دنیا بھر کو اپنے ہی داو ایسر کا مال سمجھ بیٹھیں جان و مال سے ہر وقت موجود - لنگر لنگوٹا کسے ہر دم تیار - کسی جنگ کے وقت دیکھنا کیسا جو ڈریٹ کے نقارہ بجتے ہیں - کہ جاپانی بھی کانوں میں روئی رکھ لیں - لوگ میاں جیسوں کو جنگ جو کہتے تھے - مگر اب لالہ بھائیوں کی بھی وہ پہلی سی حالت نہیں رہی - ان بعض اونچے طبقوں کی بدولت انہی جولانہ میں لی وہ بھی اب بال اُلٹے رکھوا کے اُلٹی ناک صاف کرنے لگے ہیں - اور بعض تو ایسے ہو گئے کہ مچھر راگ پر بھی اُچھل پڑتے اور ترقی کے ڈنڈوں پر قلا کھانے لگتے ہیں - اگر جنگ کے موقع پر بن ہی پڑ جائیں تو ممکن نہیں کہ نیا ڈبو دیں لڑائی بھڑائی کے لئے انکا بھی دل غریب گھر کے چوہوں کی طرح پھدکتا ہی پھرتا ہے ہنومان جی کی دیا سے ہر وقت لنکا ڈھانے کو موجود - ہیکڑوں سے بھی بغیر چھوت چھات کے رکھ رکھاؤ کے انکا میل جول زیادہ ہوتا جاتا ہے لباس میں خورونوش میں چال ڈھال میں - طابق النعل بالنعل کی تصدیق کر رہے ہیں - بنگالیوں ہی کو دیکھ لو - کہ انگریزی مادری زبان ہوتے ہی سنگے ٹرفش کرنے - خمیازہ بھگتنے کے تمغہ بھی پائے - اور پھر وہی دم خم - کہ خم ٹھونک کے پیتر سے بدل رہے ہیں - مگر یہ کب ہوا کہ مرد کی موت نامرد کے ہاتھوں ہو - ہاں کبھی دلی میں ایسا وقوعہ ہو چکا ہے کہ ایک ہیجڑے نے ایک مرد کو مار دیا تھا - لیکن وہ ایک ہی تھا - اور یہ ہزاروں - لاکھوں - اگر ہجت ہاروں میں قومی حمیت سے ہمت آجائے تو ہم کہتے نہیں - بقول شخصے ؎

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

وہ جو کہتے ہیں خدا چھپر پھاڑ کے بھی دیتا ہے - کیا کسی نے اس مثل کو کسی جگہ صادق آتے بھی دیکھا - کہیں اولوں کے بدلے بادلوں سے سونے کے ڈلے بھی پڑتے دیکھے - حضرت پڑتے تو چاندی تو ہو جاتی مگر چاندی کی خیر مشکل سے ہوتی - سر منہ لہو لہان - کپڑے خون سے تربتر ہی دکھائی دیتے - اور لوگ کہتے - شادان مرحوم ؎

ہوتا ہے میری لاش پہ دعوے کا شہید کا
صد آفریں ہے دیدۂ خونناب بار کو

مگر ایسی قسمت ہندوستانیوں کی کہاں جو ان برف آبی پتھروں سے بھوکے ان کالوں کا سر کالی ہنڈیا سے کم نہیں نہ چولہے پہ چڑھے نہ چوراہے میں پھوٹے - ہاں غلہ کی گرانی سے اوکھلی میں دیدیا جائے تو بہتر ہے کہ موسلوں سے چور چور ہو کر چورا ہو جائے آخری چہار شنبہ پہ اینجانب کو کہتے تو مینگی سے حلوا ہوں کہ شکریہ کریں

[illegible]

یاران ہم قالب

پیشتر میں کیا تھا

کچھ نہیں محض ناپاک چیز جو ایک مرد کے صلب میں تھا - واللہ اعلم وہ کس غذا سے توام ہوا تھا - آیا حرام سے یا حلال سے - جسکی حرارت اپنا زور دکھا کر اُس مرد کو بھی کبھی کبھی ناپاک و پلید بنا دیا کرتی تھی - کراماً کاتبین شانوں سے اُٹھ جایا کرتے تھے - فرشتے لعنت بھیجا کرتے - ہر ایک نیک پاک اور طاہر کو چھونے سے نفرت و کراہت معلوم ہوتی - نماز کوسوں دور - روزہ سے مجبور تا وقتیکہ پاک اور طاہر نہ ہو جائے - ہاں تو پھر میں کیا تھا ؟ اور کیونکر ہوا - سنو آخر کش اُس ناپاکی اور غلاظت کی بو نے اُس مرد کے کاخ دماغ تک پہونچکر اپنا رنگ جمکایا - جسکے فوائد نے اُس مرد کو مجبور کرکے عورات کی تلاش میں دیوانہ و مجنوں بنایا - اور طرہ یہ کہ مولویوں اور قاضیوں کے ڈھکوسلے نے جھٹ پٹ ہی کسی دشمن ایمان غارت گر جان ناقص العقل سے ہاتھ پکڑوا کر دو بول قبول کے دم کہلوا کر عقد کے نقارہ پر شادیانہ کی چوب لگوا کر اُس سلیم العقل کو ناقص کا شوہر بنوا دیا - گویا جنس میں چنگاری ڈال جالو دور کھڑی - ہاں بتاؤ کہ پھر میں کیا تھا اور کیونکر ہوا - کچھ نہیں صرف اُسی مرد و زن کی اُلٹ پلٹ سے جسکی ہر بشر خواہش و تمنا رکھتا ہے - کیا ولی - کیا فقیر - کیا سادھو - کیا دنیا دار - کیا دین دار - حتی کہ فرشتہ خصال بھی اسکی آرزو میں افلاک سے خارج ہوکر چاہ بابل میں اُلٹے لٹکائے گئے - غرض وہ عورت منکوحہ کے رحم میں قرار پا کر خون کا لوتھڑا بنا -

(اس وقت تک واہیات ہی چیز رہے) ہاتھ تری حکمت کی دم میں بیوقوفی کا نسخہ آخر کر گئے نا غلطی - بجا بجا - بلے ہاں میں غلطی کر گیا - عورت کی ناپاکی کا نام نہ لیا - دونوں مل جلکر خون کا لوتھڑا بنا - پھر قدرت ایزدی سے ہاتھ - پاؤں - آنکھیں - کان - ناک - خال و خط - سب اعضاء بہت درست - مناسب مناسب جگہوں پر بنائے گئے - بعد کچھ مدت کے ایک جسم ذی روح چلتا (ہم یا تم ہیں یا وہ) باہر نکلا جسکی پیاری پیاری دل چھین اور جگر کش غوں غاں ہوئی - اور غوں غوں آوازوں نے سب کو خوشی کے کوٹھے پر چڑھنے کا موقع دیا - اور اُس زن و مرد یعنی بی بی میاں یعنے ہمارے تمہارے ماں باپ کو تردد اور فکر کے گڑھے میں گرانے کا فکر کیا -

تو اب میں کیا ہوں

سنو یار زیادہ دق مت کرو - پہلے اپنی جنم پتری بجواب ہو بعدہ میں بتائے دیتا ہوں کہ اب تم کیا ہو - کان پسارہ ہوش گوش سنبھالو - عقل و دانش کی کوٹھڑی جو قفل بدحواسی اور غرور سے مقفل ہے کلید پند و نصیحت سے کھولو - سنو خفا مت ہو اور اینجانب میں بھی بڑے آتش دل - سنو جس وقت تولد ہوئے یا پیدا ہوئے تو تمہاری حفاظت اور صحت زندگی کے لئے جائے محفوظ تجویز کی گئی - جس میں ہوا کا گزر نہیں - سردی کا نام و نشان نہیں - تمہارے جسم میں گرمیاں رسید کرنے کے لئے انگیٹھیاں روشن کی گئیں - دائیوں کو معین کیا گیا - سیکڑوں ہزاروں قسم کی ترکیبیں کی گئیں - کہیں ذرا تمہیں بیماری کا احتمال ہوتا تو فوراً ڈاکٹر - حکیم - بیدوں کو بلوا کر مفت بلا قصور سیکڑوں ہزاروں روپیہ حلال کیا جاتا اور وہ زمانہ ماگھ پوس کا یاد کرو جس میں کڑاکے کی سردی پڑتی تھی - جسکو یاد کرکے ہمارے اور کل مخلوق کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں - ہاں ہیں وہ زمانہ اور وہ روز اور وہ تاریخ بخوبی اور اچھی طرح یاد ہے - یعنی یہی ماگھ پوس کی سردی کے ایام جس میں تمہاری ماں تمکو سردی سے نجات دینے کے لئے گود میں لیٹا اور چمٹا کر سویا کرتی تھی - اور تم اپنی شرارت کو خیال کرو کہ رات بھر میں پانچ پانچ دس دس بار پیشاب کر دیا کرتے - اللہ اللہ رے محبت واہ رے تری شفقت شاباش رے تری محبت کہ بیچاری خود تو اُس پیشاب میں رات بھر جاگ کر صبح کرتی اور تمہیں سوکھے بچھونے کی طرف اور اپنے آنچل پر سلایا کرتی تاکہ تمہارے رفتار خواب میں بیداری کا روڑا نہ اٹکے - غرض پانچ برس تک بیچاری نے تمہارے ساتھ اسی طرح کا احسن اور نیک سلوک کیا - اور ہنوز کر رہی ہے ؛

(تو بتاؤ یار اب میں کیا کروں) نیچرل زادے ہو - نئی روشنی کے پیرو اور معتقد ہو - نفاق کے لیڈر ہو - پیر گرگٹ فیشن کے مرید اور مرشد زادے ہو - اپنے ہموطنوں کے حق میں اجنبی ہو جسکا جھاڑ پھونک ہی نہیں - اور ہم قوموں کے حق میں حنظل اور اندراین سے کہیں زیادہ تیز ہو کڑوے ہو - والد کے آقا اور منیب ہو - والدہ کے آشنا ہو - دوست احباب کے اجنبی ہو - اپنے خویش و اقارب یگانہ کے بیگانہ اور دشمن ہو - نہ اسلام سے منکر نہ مقر انگریزی مذہب کے دلدادہ - کوٹ پتلون سے از حد شوق - نکٹی کا رکا بیحد ذوق - شیطان کے بھائی ابلیس کے دادا ایمان کے دشمن - جورو کے بیٹے - باپ کے یار غار ماں - چچی - پھوپھی - خالہ - نانی کے غمگسار ہو - کیا تمہاری - جی تمہیں ابھی - پھر اسکے بعد کیا ہوگا - اجل کے پنجے میں گرفتار ہوگے - موت کے خنجر سے نیست و نابود ہوکے جاؤ گے - وہاں اپنے ساتھ کچھ نہیں لے جاؤ گے -

سوائے پانچ پیگ کفن کے اور کچھ نہیں ۔ وہ شاندار سلکی پتلون کہاں ۔ وہ کتے کا پٹہ لاحول ولا نہیں جی وہ نکٹی کہاں ۔ وہ ملایم توشک اور سجیلہ کمرہ کدھر سوائے اسکے کہ وہی مٹی کا مکان ۔ وہاں مٹی کی توشک اور چارپائی جس سے تمہاری بنیاد قایم کی گئی تھی ۔ گاڑھ دوپ دیئے جاؤگے ۔ زمین علیحدہ اپنے پہلو میں تمہیں دبکر پسلی توڑنے اور کلیجہ پاش پاش کرنے کو مُنہ کھولے ہوئے مستعد ۔ منکر نکیر جدا سامان عذاب سے تمہاری دبیجی کو موجود ۔ ہاتھ پیر تمہارے فعل کے شاکی ۔ غرض ہر عضو تمہارے فعل ناشایستہ اور بدکرداری سے عاجز اگر تمہیں دوزخ میں جانے کو حاضر ۔ جسکو تم نے بڑی ہی جانکاہی اور کلاں احتیاطی سے موٹا اور فربہ کیا تھا ۔ دن میں جسکو دس دس بارہ بارہ دفعہ صابن سے صاف کیا کرتے تھے کیوں حضرت کیا یہ گل شپ اچھا تو نہیں ہوگا) کہو کیا اب تمہارے عضو جن سے تم ہر فعل اچھے اور بُرے میں استمداد کیا کرتے تھے ۔ بچا سکتے ہیں ۔ بخلاف اسکے کہ تمہارے دشمن سے بھی چوگنا دشمن ۔ لو میں تمہارا سچا اور صادق حقیقی خالص دوست ہوں اپنی نب کے نسخہ شریف اور ترکیب مبارک کو کسی اچھے اور تجربہ کار عطار خانہ سے خرید کر استعمال میں لاؤ ۔ ضرور ضرور ضرور ضرور واللہ ضرور نفع دکھلائیگا +

راقم مجنوں ۔ بی بی

اب غیر اُسے ادھیڑیں تو پروا نہیں ہمیں
ہوتا ہے مرکے ڈھور حوالے چمار کے
باہر نکل پڑینگی کٹورا سی چھاتیاں
ابکے اگر چلینگے وہ سینہ اُبھار کے

نشتر فصاد شیر افگن قیصر بھوپالی ایک دوسرے سے رہ جھگڑ کر بجائیں تالی پہ تال مثال ناصح دل کا اُبال یا کسی عشوہ طناز کی گلوری کا اُگال یا خاصی طبیعتداری کے مضامینوں کا چنا ہوا تھال یہ سب کچھ سہی ۔ مگر گالی گلوچ بدخصلتی کا برا افعال نشتر کو بسرطی سے کاٹنا شمشیر کا کام ہے قلم بھی ناخون شیر تو شیر ہی ہے جب ہی تو بابا آدم کی اولاد نے شیر کے ناخونوں کی کاٹ چھانٹ دیکھکر شمشیر بنائے اُس سے اسکارپل لانگ شارپ بشری نشتر ایجاد ہو کر فصاد و حساد کہلائے ۔ مضامین کی نیچ والے ذاتیات کھانے والے انیسران دریائے بے موج پکارے گئے ہیں ۔ ناصح کے مغلظات واہیات

بھلا اسی لطف تو جب ہو کہ ظرافت کے جوہری چست فقروں پر ؎

پھڑک جائیں تماشا دیکھکر وہ نیم بسمل کا
الٰہی خون کے قطروں سے آواز آئے گھنگرو کی

اور کیا ؎

کھٹے میٹھے شعر ہوں ہے جب ہی لطف شاعری
وہ کیا کہ میٹھے پھیکے ہوں والے انار کے

حضرت قیصر آپکو خدا رکھو کشور فصاحت کے اورنگ نشین ہو نظم و نثر کی دھاک ہے پھر کسی بیباک سے کچھ گڑبڑ ہو جائے تو مزاج پاک میں برہمی کیوں اسی طرح پر نیستان بیشہ ظرافت و متانت کے ممتحن دوست شیر افگن پنجہ کشی کس پر گیدڑ بھبکی پر بادشاہ ابوالحارث کب خیال کرتا ہے انصاف کہتا ہے کہ کیسی ہی میدان صحیفہ زریں پر چھلانگیں بھر کلیلوں میں چھیڑ چھاڑ کی باخوشی دل سے کریں مگر کبھی طرز سخن اشارہ کنایہ سے کسی کو ایسے فحش سے یاد کرتے ہمنے نہیں دیکھا جیسا کہ ایک دوست نے شعر دل فند کیا ؎

نشتر چبھو چبھو کے رگ جاں میں رکھدے

آخر یہ سب ہیں کون ۔ ایک تھیلی کے چٹے بٹے ایک بگڑا دوسرا چپ ہوا ۔ قصہ پاک خس کم جہاں پاک اگر کوئی باہر کا جانگلو مزاج کی ہے تو ہم تم وہ یہ وہ دوڑ بو بھیو پکڑ لو جانے نہ دیجیو ؎

کیا حقیقت ہے جو بڑھا چلے عدو
سیدھا بنائیں ہم ابھی اک بوٹی مار کے

بابدولت باجلاس کامل حکم دیتے ہیں کہ اس وقت سے آپس کی چھیڑ چھاڑ دشمنی کا پہاڑ ایک سے توڑ تاڑ ایک دل ہو کر جواہر خانہ دل سے عمدہ عمدہ مرصع بےبہا مضامین نذر حضور کریں ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ ایک دوسرے کا منہ چڑائے ضرور اور بہت ضرور مگر ہاتھا پائی گالی گلوچ ذات پات سے بالکل پرہیز ایک کی بات پر دوسرا منہ توڑ فقرا ہنسی دل لگی کا قرابہ مشک عبیر کشت زعفران کا کھیت جوہری سٹر کیفی لال کیوں صاحب سودیشی نظم دیں کہو اور ہمکو خبر نہ ہو ؎

الٰہی میرا سا سوز جگر کسی کو نہ ہو
کہ جاؤں جان سے میں اور خبر کسی کو نہ ہو

ہاں صاحب بی پرواٹن سلامت ہیں ہاں تو لالہ ضیا پرشاد بیٹے سیٹھ عطا ظہیر وحی مہاجن نہیں بلکہ مہاجن ناولسٹ منشی جواہر خانہ کے حضور میں دینار شاہ فاتح دل جگر نے پرانے مکھڑ کی تھیلیوں اور ڈبوں کا دماغی

تعال میں لگاکر پیش کریں - ہر ایک اپنے دستخط اطلاعیابی کے دفتر دہلی پنچ میں بھیجیں
کریں آیندہ اوپر کی سستنے باتوں سے پرہیز کریں ورنہ یقین جان ہیں ۔

کہدونگا کوتوال سے میں بھی پکار کے
لیکے اگر چلینگے وہ سینہ ابھار کے

لو بھی یہ لمبا ہوگیا بیکار خدا کان ملانا چپکے چپ اور چپکے سے سن لینا -

نارائن سنگھ ڈاکٹر صاحب نے ایک دوا ایسی ایجاد کی ہے کہ سو برس کا بڈھا ایک خوراک کھائے تو پندرہ برس کا لونڈا بن جائے - واہ جی واہ کیا کہنا جب ہی کہا جاتا ہے کہ اندوری اسکول کی تعلیم کا جوہر ہے - کیوں بھئی یہ کس ڈکشنری کا لفظ ہے (موکوڈھونکو) صاحب یہ تا جیدری لغات ہے جسکے معنے سوائے ڈاکٹر صاحب کوئی نہیں بتا سکتا - انہیں صاحب نے ایک گاڑی ایجاد کی ہے کہ وہ ہوا میں چلتی ہے - اسی انعام میں ایکی تنخواہ ایک ہزار روپیہ یکم اپریل سے مقرر ہوئی - ہم بھی مبارکباد کہتے ہیں - اس گاڑی کے کل پرزے مع اسٹیم کے کسٹری آیندہ ہفتہ میں لکھہ سنائینگے ۔

راقم مٹھہ مار از لشکر گوالیار

چکلٹ رنگ مولانا کرم لیڈ دہلی پنچ دام اسلامکم - کچھ آپ اسواسطے دہلی پنچ مقرر نہیں کئے گئے ہو کہ دہیں قیام کی کرسی پر رونق افروز ہوکر ادھر اُدھر کی منتشر خبریں تحریر کرتے رہو - ذرا قدم رنجہ فرماکر اُتر - دکھن - پورب - پچھم - چاروں کھونٹ پھر کر سندھ کی بھی خبر لیتے رہا کرو - آجکل سندھ میں پلا مچھلی کا بہت زور شور ہے اور فی عدد پانچ چھ آنے کو فروخت ہو رہی ہے اور جس وقت وہ کڑھائی کے درمیان کے بیچ میں ڈالکر بھونی جاتی ہے - اُس وقت کی بو - معاذ اللہ - کھڑا نہیں ہوا جاتا - یقین ہے اگر حضرات لکھنوی اس موقع پر موجود ہوں تو ضرور وہ چار ذاکروں کو اُنکی خاطر تکلیف دینی پڑے - لیکن ایک بات ضرور ہے - وہ یہ ہے کہ تم بالکل تعجب کرنے لگوگے اور کہوگے یہ بات غلط ہے اور پھر ہم تمکو پورا پورا ثبوت دیدینگے - پلا مچھلی کے پیٹ میں سوائے انڈوں اور کلیجے کی انتڑیاں وغیرہ کچھ نہیں ہوتیں اور نہ بھوننے کے وقت روغن ڈالنے کی ضرورت پڑتی ہے -

تم بھی عجب وحشی مزاج آدمی ہو - بھلا خیال تو کرو - کہ ایک ذرا سی مچھلی کے حالات کی خاطر سارے ہندوستان کو اپنی فرقت میں تڑپتا چھوڑ کر سندھ میں آئیں - بس سندھ تم جیسے خوش نوشوں کو ہی مبارک ہے ۔

میرے پیارے دولارے ہندوستان کی آنکھوں کے تارے دہلی پنچ بہادر خانہ ہو - ذرا رسائی سے دریافت فرماؤ - کہ آخر بات ہے تو کیا ہے -

جو لات تو یہ بھولا جو حالات میں بیان کرنے والا ہوں - سنکر تم بھی بہت خوش ہوگے - دو چار پیسے نہیں تو دس پانچ کھنگو جوتیاں یا سو پچاس گالیاں ضرور سناؤگے -

ارے بھائی لڑکے تُنے بہت ستایا - کیا کروں ہموطن ہو - ورنہ ابھی کالی پتلون والوں کو بلاکر دفتر سے باہر نکلوا دوں -

خدا کے واسطے ایڈیٹر دہلی پنچ کی دوہائی ہے ایسا نہ کرنا - اچھا تو اس بیہودہ گوئی کو چھوڑو اور ہمارے سامنے مؤدب ہوکر دو زانوں گھٹنوں میں سر دیکر اور آنکھوں کی پتلیوں کو پھرا کر بیٹھہ جاؤ - اور سندھ کی اصل کیفیت سنا ڈالو -

بہت بہتر سن لیجئے - ایک شخص جمعوں نام مع بال بچوں کے گذشتہ جمعہ کو دائرۂ اسلام میں آگیا - عرصہ ایک سال سے شیخ کرم الٰہی صاحب کے یہاں ملازم تھا - شاید یہ اُن ہی کی صحبت کا اثر ہو - نام اسکا شیخ غلام الدین رکھا گیا - خوب یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے - اور کچھ سناؤ

ہاں ضرور سنو - ایک بڑی تازی تازی خبر - لیکن ابھی نہیں آیندہ ہفتہ میں - جب تک تو تمہارا پیٹ بھی پھول جائیگا - اور ہم - انا للہ وانا الیہ راجعون کی ہانک لگائینگے - خیر جناب آپ کسی چیز کی ہانک لگائیں لیکن بندہ رخصت

راقم خواہ مخواہ دہلوی از حیدرآباد سندھ

لطیفہ - بھئی پنچ - ایک شخص جنکی شادی کو بہت عرصہ نہ گزرا تھا - اتفاقاً ایک سفر درپیش آیا - فوراً اُسکے پیچھے اپنی بیوی کو سمجھا بجھا کر دلاسہ دیکر روانہ ہوئے اور جاتے ہی ایک پلٹن میں بھرتی ہوگئے - کچھ عرصہ کے بعد بہت عرضی پرزے بھیجے مگر چھٹی نہ ملی - انہوں نے وہاں خوب روپیہ پیدا کیا - اور یہاں اُنکی بیوی صاحبہ نے جو بڑی چست و چالاک حسن میں لاثانی مگر جوانی میں دیوانی تھیں چار یار پیدا کرلئے - ان چار یاروں میں ایک کا نام کریم دوسرے کا نام رحیم تیسرے کا نام کلیم چوتھے کا نام نعیم تھا - یہ چاروں شخص بھی اپنے اپنے وقت پر آتے اور مزے اڑاتے آخر کچھ عرصہ کے بعد اُس شخص کو رخصت ملی اور بیتابی سے گھر پہونچے - جاتے ہی آواز دی - اتفاق سے اس دن کہیں میاں کریم کی باری تھی - بیوی صاحبہ آواز پہچان کانپ اٹھیں اور اضطرار کے باعث میاں کریم کو چارپائی کے نیچے چھپا دیا - اور کنڈی کھولی